ٹیلیفون نمبر ۹ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۳۵۱

اَلْفَضْلُ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

قادیان

ایڈیٹر: غلام نبی — یوم شنبہ

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق جملہ خط و کتابت بنام مینیجر الفضل ہو

178

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۲ ماہ اخاء ۱۳۲۱ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج سات بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو کمر درد کی شکایت ہے احباب حضور کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے گیانی عباد اللہ صاحب اور مہاشہ محمد عمر صاحب کو جلسۂ پیشوایان مذاہب پر ڈیرہ دون اور مولوی چراغ الدین صاحب کو راولپنڈی و پشاور بھیجا گیا ہے۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

جلد ۳۰ | ۲۴ ماہ اخاء ۱۳۲۱ ہش | ۱۳ ماہ شوال ۱۳۶۱ ھ | ۲۴ ماہ اکتوبر ۱۹۴۲ ء | نمبر ۲۴۸

خطبۂ عید الفطر

اسلام اور مسلمانوں کی عید اس بات میں ہے

کہ

لوگوں میں مساوات قائم کر دی جائے

ہر احمدی کو قرآن کریم کا ترجمہ آنا چاہیئے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

فرمودہ ۱۲ ماہ اخاء ۱۳۲۱ ہش مطابق ۱۲ اکتوبر ۱۹۴۲ء

(مرتبہ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل)

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

اب

رمضان گرمیوں کی طرف

آرہا ہے۔ اور عید کی نماز ایسے وقت پر ہوتی ہے۔ کہ جس میں گرمی زیادہ ہو جاتی ہے۔ اس لئے لازماً کچھ تو خطبوں کو چھوٹا کرنا پڑے گا۔ اور شائد اس غرض کے لئے جگہ بدلنی بھی ضروری ہو۔ اور یا پھر زائد انتظام سائبانوں کا کرنا پڑے گا۔ اس لئے میں اس کے متعلق منتظمین کو ابھی سے توجہ دلا دیتا ہوں۔ آج بھی باوجود اس کے کہ خدا تعالےٰ نے صبح بارش نازل کر دی تھی۔ کافی گرمی ہے۔ اور دھوپ میں کھڑا ہونا لوگوں کے لئے مشکل ہو رہا ہے۔ پس یا تو سائبان اور خریدے جائیں۔ اور وُہ بھی آج کل خریدنے مشکل ہیں۔ اور یا باغ میں پہلے کی طرح نمازِ عید ہوا کرے اور یا پھر بہت جلدی نماز ہو جایا کرے۔ بہرحال آئندہ ان

تینوں صُورتوں میں سے کوئی ایک صُورت

اختیار کرنی چاہیئے۔

آج میں جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ کہ عید کا دن جس کے معنے درحقیقت لوٹنے والے دن کے ہیں ہمارے لئے بہت سے سبق رکھتا ہے۔ مگر ان میں سے

ایک سبق

یہ بھی ہے۔ کہ اسلام میں عید وُہی ہوتی ہے جس میں تمام لوگ جمع ہوتے ہیں۔ اور ارد گرد کے علاقہ کے لوگ ایک جگہ اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ ہماری جو چھوٹی عید کہلاتی ہے۔ وُہ بھی ایسی ہی ہوا کرتی ہے۔ اور جو بڑی عید کہلاتی ہے۔ وُہ بھی ایسی ہی ہوا کرتی ہے۔ اور ہمارے جمعہ کا تو نام ہی جمعہ ہے جس میں لوگوں کے اجتماع کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ اس کے خلاف دوسری قوموں کی عیدیں اس طرح نہیں ہوتیں۔ مثلاً

عیسائیوں میں کرسمس کی عید

ہوتی ہے۔ اس میں لوگ اس طرح جمع نہیں ہوتے۔ اپنے اپنے گھروں میں رشتہ دار بے شک اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ لیکن ہماری عیدوں کی طرح کسی ایک مقام پر سب لوگوں کا اجتماع ضروری نہیں ہوتا۔ اسی طرح بعض اور قوموں میں بے شک بعض مواقع پر اجتماع ہوتا ہے۔ مثلاً دسہرہ وغیرہ ہے۔ مگر

وُہ اجتماع مذہب کا حصّہ نہیں ہوتا

یعنی اُن کے مذہب نے یہ حکم نہیں دیا ہوتا۔ کہ دسہرے پر اکٹھے ہو جاؤ۔ بلکہ اُس دن ایک کھیل کھیلتے ہیں۔ اور اس کھیل کو دیکھنے کے لئے لوگ آجاتے ہیں یوں تو بندر نچانے والا بھی جب بندر نچاتا ہے۔ تو لوگ اس کے ارد گرد جمع ہو جاتے ہیں۔ مگر اس کے یہ معنے نہیں ہوتے کہ بندر نچانے والے کا یا اکٹھے ہونے والے لوگوں کا مذہب اور عقیدہ یہ ہوتا ہے۔ کہ اس موقعہ پر انہیں اکٹھے ہو جانا چاہیئے اسی طرح لوگ تھیٹروں میں جمع ہو جاتے ہیں۔ مگر اس کے یہ معنے نہیں ہوتے کہ جو لاہور کے ساکن ہیں۔ یا امرتسر کے ساکن ہیں۔ یا راولپنڈی کے ساکن ہیں۔ یا سیالکوٹ کے ساکن ہیں۔ اُن سب کا یہ عقیدہ ہے کہ ہر روز رات کے نو بجے تھیٹر دیکھنے کے لئے جمع ہو جانا چاہیئے۔ یہاں عقیدے کا کوئی سوال نہیں۔ بلکہ ایک تماشہ دیکھنا اُن کے مدنظر ہوتا ہے۔ اور اسی غرض کے لئے وہ جمع ہوتے ہیں۔

پس دُسہرے وغیرہ پر جو اجتماع ہوتا ہے اُس سے یہ غلط فہمی نہیں ہونی چاہیئے کہ وُہ کوئی

قومی یا مذہبی اجتماع

ہوتا ہے۔ بلکہ وُہ انفرادی اجتماع ہوتا ہے۔ اور ہر شخص اپنی طبیعت اپنے شوق اپنے رجحانِ طبع اور اپنی اغراض کے مطابق آجاتا ہے۔ خدا نے یہ حکم نہیں دیا ہوتا۔ کہ وہاں سب لوگ جمع ہو جائیں۔ یا مثلاً دیوالی ہوتی ہے جس کے آنے پر گھروں اور بازاروں میں دیئے جلائے جاتے ہیں۔ یہ بھی ایسی ہی چیز ہے میں ایک دفعہ دیوالی کے موقعہ پر لاہور میں تھا۔ اور میں نے دیکھا۔ کہ لوگوں کے اژدہام کی وجہ سے رستہ میں چلنا مشکل ہو گیا۔ مگر پھر بھی جو لوگ اس دن جمع ہوتے ہیں۔ وُہ ایک تماشہ کے طور پر جمع ہوتے ہیں۔ اس لئے جمع نہیں ہوتے۔ کہ خدا تعالےٰ کا حکم ہے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

کہ جاؤ اور انارکلی میں جمع ہو جاؤ۔ یا جاؤ اور شہر کے کسی اور بازار میں جمع ہو جاؤ بلکہ جمع ہونا ان کی اپنی مرضی پر منحصر ہوتا ہے۔ جس کا دل چاہتا ہے چلا جاتا ہے۔ اور جس کا دل نہیں چاہتا نہیں جاتا۔ لیکن ہم لوگ جو اس جگہ پر جمع ہوتے ہیں محض خدا تعالےٰ کے حکم اور اس کے ارشاد کے ماتحت جمع ہوتے ہیں۔ پس اس لحاظ سے صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس نے لوگوں کو

ایک خاص جگہ جمع ہونے کا حکم

دیا ہے۔ اور اسی کا نام اس نے عید رکھا ہے۔ چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں جمعہ ہمارے لئے عید ہے۔ اور عید کا نام تو عید ہے ہی گویا اسلام ایک ایسا مذہب ہے۔ اور دنیا میں ایک ہی ایسا مذہب ہے۔ جس نے

قوم کے جمع ہونیکا نام عید

رکھا ہے۔ بظاہر یہ ایک معمولی بات معلوم ہوتی ہے۔ لیکن درحقیقت اس میں ایک بہت بڑا نکتہ پوشیدہ ہے۔ لوگ آجکل جتھوں پر اور قوموں پر اور حکومتوں کے اجتماع پر بڑا زور دیتے ہیں۔ مگر سوال یہ ہے کہ اس اجتماع کے ساتھ ان کے مذہب کا کس حد تک تعلق ہے۔ اس نقطۂ نگاہ کے ساتھ اگر غور کیا جائے تو معلوم ہوگا۔ کہ ان کا مذہب انہیں یہ تعلیم نہیں دیتا۔ کہ ساری قوم ایک خاص دن ایک خاص مقام پر جمع ہو جایا کرے۔ اور خاص طور پر اللہ تعالےٰ کی عبادت بجا لایا کرے یہ صرف اسلام ہی ہے جس نے جمعہ کے علاوہ

سال میں دو دن

ایسے رکھے ہیں۔ جس میں تمام شہر کے لوگوں کو ایک جگہ جمع ہونے کا حکم دیا ہے پھر اس میں بھی

اسلامی اجتماع کو ایک خاص خصوصیت حاصل ہے

بے شک جمعہ کو دوسری قوموں کے بعض دنوں سے اشتراک حاصل ہے۔ مثلاً بعض اقوام سبت کو قابل احترام سمجھتی ہیں بعض اتوار کے دن مندروں اور گرجوں میں عبادت کرنا ضروری سمجھتی ہیں۔ مثلاً عیسائی ہیں۔ ان میں سے اکثر اتوار کے دن گرجے میں ضرور عبادت کرتے ہیں۔ اسی طرح ہندو بھی اتوار کو اپنے اپنے مندروں میں عبادت کرتے ہیں۔ مگر اس میں بھی ہمیں ایک اور فرق نظر آتا ہے۔ جو اسلام کو امتیاز عطا فرماتا ہے۔ اور وہ یہ کہ اسلامی مسئلہ یہ ہے کہ جمعہ کے دن تمام شہر کے لوگ ایک ہی مسجد میں جو جامع مسجد یا بڑی مسجد کہلاتی ہے جمع ہوں۔ مگر ہندوؤں اور عیسائیوں میں ایسی کوئی شرط نہیں۔ ہندو ہر مندر میں جمع ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح عیسائی اتوار کو ہر گرجے میں جا کر عبادت کر سکتے ہیں۔ انہیں مذہبی لحاظ سے یہ حکم نہیں۔ کہ وہ ایک مندر میں جمع ہوں یا ایک گرجے میں عبادت کے لئے اکٹھے ہوں۔ لیکن اسلام نے یہ مسئلہ بتایا ہے۔ کہ جمعہ کے دن شہر کے تمام لوگ

ایک ہی مسجد میں

اکٹھے ہوں۔ اور سب ملکر اللہ تعالےٰ کی عبادت بجا لائیں۔ پس اسلام کے نزدیک حقیقی خوشی وُہ ہے۔ جب تمام لوگ جو ایک جتھے اور گروہ میں شامل ہوں ایک جگہ جمع ہو جائیں۔ اور پھر اس اجتماع کی یہ خصوصیت رکھی۔ کہ اس میں

بڑے اور چھوٹے کا کوئی فرق نہیں

مسجد میں اگر کوئی بڑے سے بڑا آدمی بھی بیٹھا ہو۔ تو اس کے ساتھ اسی دن کا نو مسلم جو خاکروبوں یا ساہنسیوں میں سے آیا ہو۔ کھڑے ہو کر نماز پڑھ سکتا ہے۔ چاہے وہ بڑا آدمی بادشاہ ہی کیوں نہ ہو۔ یہ خیال نہیں کرنا چاہیئے۔ کہ یہ محض مسلمانوں کا عقیدہ ہے اس پر کبھی عمل نہیں ہوا۔ کیونکہ واقعہ یہ ہے کہ شروع سے مسلمانوں نے اس پر نہایت سختی سے عمل کیا ہے۔ چنانچہ میں نہیں کہہ سکتا۔ اب وہ جگہ ہے یا نہیں۔ ممکن ہے وہ جگہ گرا دی گئی ہو۔ مگر جب میں عرب ممالک میں گیا۔ تو اس وقت میں نے دیکھا کہ ایک مسجد کی ایک جہت میں

ایک حجرہ

بنا ہوا تھا۔ اور اس کے ارد گرد کٹہرا لگا ہوا تھا۔ میں نے بعض لوگوں سے اس کے متعلق دریافت کیا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ پرانے زمانہ میں جب بادشاہ آتے تھے تو وُہ اس حجرہ میں نماز پڑھا کرتے تھے۔ اور اس کی وجہ انہوں نے یہ بتائی کہ ایک دفعہ کوئی بادشاہ آیا۔ اور اس کے ساتھ ہی ایک کناس یعنی جھاڑو دینے والا بیٹھ گیا۔ اس کے نوکروں نے اسے ہٹانا چاہا تو سب مسلمان اور قاضی پیچھے پڑ گئے۔ اور انہوں نے کہا کہ یہ خدا کی مسجد ہے یہاں چھوٹے اور بڑے کا کوئی سوال نہیں۔ چنانچہ اس کو تو نہ اٹھایا گیا مگر بادشاہ پر اس کا ایسا اثر ہوا کہ اس نے جگہ بدل کر پیچھے کی طرف اپنے لئے حجرہ بنوا لیا۔ میں نے جب یہ واقعہ سنا۔ تو اپنے دل میں کہا کہ اسلام کے ایک حکم کی بے حرمتی کی وجہ سے خدا تعالےٰ نے آئندہ اس سے

مسجد میں نماز پڑھنے کی توفیق چھین لی

کیونکہ جس جگہ حجرہ بنایا گیا تھا۔ وہ مسجد کا حصہ نہیں تھا۔ بہرحال مسلمانوں نے نہایت سختی سے اس حکم پر عمل کیا ہے۔ دیگر بہت سی باتوں میں انہوں نے امتیازات قائم کر لئے ہیں۔ مثلاً رشتوں ناطوں کا ان میں امتیاز پایا جاتا ہے۔ قومیت کا ان میں امتیاز پایا جاتا ہے۔

باہمی معاملات میں

ان میں امتیاز پایا جاتا ہے۔ امیر اور غریب کا ان میں امتیاز پایا جاتا ہے۔ سید دوسری قوموں کو ذلیل سمجھتے ہیں۔ اور بعض دوسری قوموں کے افراد سیدوں کو ذلیل سمجھتے ہیں۔ اور اسی طرح ان میں

کئی قسم کے امتیازات

پائے جاتے ہیں۔ ایں نے یہاں ایک دفعہ ایک کشمیری لڑکی کا ایک غیر ملکی معزز سمجھی جانے والی قوم کے لڑکے سے رشتہ طے کیا۔ جب لڑکی کی نانی کو معلوم ہوا۔ تو وُہ اپنے سر پر ہاتھ مار کر کہنے لگی۔ کہ ہمارے لئے اب کذات ہی رہ گئے ہیں۔ اسی طرح ایک دفعہ

ایک دوست

میرے پاس آئے۔ اور کہنے لگے۔ آپ میری ہمشیرہ کے لئے کوئی رشتہ تلاش کر دیں اور یہ بھی کہا۔ کہ والد صاحب نے بھی یہی کہا ہے۔ کہ میری لڑکی کا رشتہ آپ ہی کہیں کریں۔ میں نے کہا آپ کی کوئی شرط ہو۔ تو مجھے بتا دیں۔ تاکہ رشتہ کی تلاش کے وقت اس شرط کو ملحوظ رکھا جائے۔ کہنے لگے شرط کی کوئی ضرورت نہیں لڑکا متقی ہو۔ اور

اچھے خاندان میں سے ہو

میں نے کہا "اچھا خاندان" بڑے وسیع معنی رکھتا ہے۔ اور پھر میں نے انہیں یہی واقعہ سنایا کہ ایک کشمیری لڑکی کا میں نے ایک جگہ رشتہ طے کیا۔ اور وہ لڑکا میرے نزدیک

معزز اقوام میں سے

تھا۔ مجھے اب یاد نہیں وہ سید تھا یا پٹھان تھا۔ بہرحال وہ ایسی ہی قوم میں سے تھا۔ جو بڑی سمجھی جاتی ہے۔ مگر اس لڑکی کی نانی کو جب معلوم ہوا۔ تو وہ کہنے لگی اب ہمارے لئے کذات ہی رہ گئے ہیں۔ تو میں نے کہا آپ ہی بتا دیجئے۔ کہ آپ کس کو کذات سمجھتے ہیں۔ اور کس کو اچھی ذات والا سمجھتے ہیں۔ تاکہ آپ کے منشاء کے مطابق رشتہ تلاش کیا جائے۔ کہنے لگے کچھ نہیں صرف نقوے ہو۔ اور لڑکا اچھی قوم سے تعلق رکھتا ہو۔ میں نے پھر کہا کہ اچھی قوم سے آپ کی کیا مراد ہے۔ اور میں نے خود ہی اس کی وضاحت کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہمارے ملک میں

دو قسم کی قومیں معزز

سمجھی جاتی ہیں یا ایک قومیں تو وہ ہیں۔ جو ہندوستان کے اندر رہنے والی ہیں۔ اور کچھ قومیں وُہ ہیں جو باہر سے ہندوستان میں آئی ہیں۔ ہمارے ملک میں عام طور پر برہمنوں اور راجپوتوں کو بڑا سمجھا جاتا ہے اور جو قومیں باہر سے آئی ہیں۔ ان میں

سید۔ قریشی مغل اور پٹھان

اچھے سمجھے جاتے ہیں۔ یہ چار قومیں ہیں جو باہر سے ہندوستان میں آئی ہیں۔ جو افغانستان اور ایران سے آئے ہیں وہ پٹھان کہلاتے ہیں جو ترکوں میں سے آئے ہیں وہ مغل کہلاتے ہیں۔ اور جو عرب میں سے آئے ہیں۔ وہ سید اور قریش کہلاتے ہیں۔

179

چاہے حقیقت میں وُہ سید ہوں۔ یا نہ ہوں۔ قریشی ہوں۔ یا نہ ہوں۔ وُہ کہتے اپنے آپ کو یہی ہیں۔ اسی طرح کچھ ہندوستانی قومیں ہیں جو بڑی سمجھی جاتی ہیں۔ برہمن اور کھشتری۔ اعلےٰ سمجھے جاتے ہیں۔ اور ویش اور شودر ادنےٰ سمجھے جاتے ہیں۔ پس آپ بتا دیں کہ آپ ان میں سے کس کو اعلےٰ سمجھتے ہیں۔ اور کس کو ادنےٰ۔ تا کہ آپ کے منشار کے مطابق رشتہ تلاش کیا جائے۔ جب میں نے اس طرح تمام بنام قوموں کو گنایا اور اُن سے پوچھا۔ کہ آپ کے لئے کیسا رشتہ ہو۔ سید ہو۔ قریشی ہو۔ مغل ہو۔ پٹھان ہو براہمن ہو۔ راجپوت ہو۔ تو وُہ کہنے لگے۔ کوئی ہو۔ قریشی ہو۔ مغل ہو۔ پٹھان ہو۔ برہمن ہو۔ راجپوت ہو۔

سیّد کا لفظ

وُہ چھوڑ گئے۔ اس پر میرے دل میں شُبہ پیدا ہوا۔ کہ انہوں نے سید کا لفظ جان بوجھ کر چھوڑا ہے۔ یا غلطی سے چھوڑ دیا ہے مگر میں نے اس بارہ میں اُن سے سوال کرنا مناسب نہ سمجھا۔ اور کہا۔ کہ میں پھر دوہرا دیتا ہُوں۔ آپ اچھی طرح غور کرلیں۔ اور اپنے والد صاحب سے بھی دریافت کرلیں ہمارے ملک میں باہر سے جو اقوام آئی ہیں۔ ان میں سید۔ قریش۔ مغل اور پٹھان معزز سمجھے جاتے ہیں۔ اور جو یہاں کے رہنے والے ہیں۔ ان میں براہمن اور راجپوت معزز سمجھے جاتے ہیں۔ کیا آپ ان اقوام میں سے کسی سے رشتہ کو پسند کریں گے۔ اس پر کہنے لگے۔ کوئی ہو۔ قریشی ہو۔ مغل ہو۔ پٹھان ہو۔ براہمن ہو۔ راجپوت ہو۔ اور دوبارہ سید کا لفظ انہوں نے چھوڑ دیا۔ میں نے انہیں کہا۔ کہ میرے دل میں ایک شُبہ پیدا ہوا ہے۔ اور وُہ یہ کہ میں نے دونوں دفعہ سیدوں کا پہلے نام لیا ہے۔ کیونکہ وُہ

رسُول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اولاد

میں سے ہیں۔ مگر آپ نے دونوں دفعہ سید کا لفظ چھوڑ دیا ہے۔ کیا آپ نے سید کا لفظ سہواً چھوڑا ہے۔ یا ارادتاً نام نہیں لیا۔ کہنے لگے ارادتاً ہی میں نے سید کا نام نہیں لیا۔ میں نے کہا۔ کیوں؟ آخر سیدوں کا کیا قصور ہے۔ ہنس کر کہنے لگے۔ ہمارے ہاں تو سید فقیر اور منگتے ہی سمجھے جاتے ہیں۔ تو

لوگوں نے قوموں میں امتیازات کئے

اور خوب کئے۔ وُہ خود پٹھان تھا۔ مگر اپنی بہن کی کسی سید سے شادی کرنا ذلت اور رسوائی کا موجب سمجھتا تھا۔ دُوسری طرف میں نے بتایا ہے کہ ایک کشمیری لڑکی کا میں نے ایک ہندوستان سے باہر سے آنے والی معزز قوم سے رشتہ تجویز کیا۔ تو اس کی نانی کہنے لگی۔ کہ اب ہمارے لئے کمذات ہی رہ گئے ہیں گویا ہر ایک نے دُوسرے سے بدلہ لے لیا۔ ایک نے دوسرے کو کمذات کہہ دیا۔ اور دوسرے نے پہلے کو کمذات قرار دے دیا۔ سیدوں نے دوسری قوموں کو ذلیل سمجھا۔ اور دوسری قوموں نے سیدوں کو فقیر اور منگتے کہہ دیا۔ بہرحال مسلمانوں میں تفریق ہُوئی اور ان میں سے کچھ اچھے بن گئے۔ اور کچھ ادنےٰ سمجھے جانے لگے۔ حالانکہ اسلام نے اس تفریق کو قائم نہیں کیا تھا۔ اسی طرح عہدوں اور امارتوں کے متعلق مسلمانوں میں امتیاز کیا جاتا ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ فلاں خاندان اچھا ہے۔ اور فلاں نہیں۔ مگر نماز میں آج کل کے بگڑے ہوئے مسلمان بھی فرق نہیں کرتے۔ اور وُہ اس امر کو برداشت نہیں کرسکتے۔ کہ مسجد میں چھوٹے اور بڑے کا سوال قائم ہو۔ چنانچہ تم لاہور کی شاہی مسجد یا دہلی کی جامع مسجد میں جا کر دیکھ لو۔ وہاں اب بھی کسی امیرزادے کو یہ جُرأت نہیں ہوتی۔ کہ کسی مسلمان کو وُہ یہ کہہ سکے۔ کہ یہاں سے ہٹ جاؤ۔ اگر وُہ اپنی عزت رکھنا چاہے۔ تو اس کے لئے ایک ہی راستہ ہوتا ہے۔ اور وُہ یہ کہ وُہ آپ پیچھے ہٹ جاتے۔ چنانچہ کئی متکبر اسی طرح کرتے۔ اور اس طرح

پہلی صف کے ثواب سے محروم ہوجاتے ہیں

وُہ پیچھے تو اس لئے ہٹتے ہیں۔ تا اُن کی چودھراہٹ قائم رہے۔ مگر حقیقتاً ان کا اپنا ہی نقصان ہوتا ہے۔ وُہ اول صف کے انعامات سے محروم ہوجاتے ہیں۔ وہ دوسری صف کے انعامات سے محروم ہوجاتے ہیں۔ وُہ تیسری صف کے انعامات سے محروم ہوجاتے ہیں۔ اور ایک گوشے میں بیٹھنے پر مجبور ہوتے ہیں۔

اس موقعہ پر گو یہ بے تعلق سی بات ہے میں یہ کہنے سے نہیں رہ سکتا۔ کہ

حضرت مسیح موعُود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے خاندان کے افراد

اکثر اس ثواب سے محروم رہتے ہیں۔ چنانچہ جُمعہ میں جب بھی میری نظر پڑتی ہے میں انہیں آخری صفوں میں بیٹھا ہُوا دیکھتا ہوں حالانکہ رسُول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ جو شخص پہلی صف میں شامل ہوتا ہے اُسے اُونٹ کی قربانی کا ثواب ملتا ہے۔ اور جو شخص بعد میں آتا ہے۔ اُسے اس سے کم ثواب ملتا ہے۔ یہاں تک کہ ہوتے ہوتے مرغی کی قربانی تک کا ثواب رہ جاتا ہے گویا تدریجاً ثواب کم ہوتا چلا جاتا ہے اور بعد میں آنے والوں کو بہت ہی کم اس ثواب میں سے حصہ ملتا ہے۔ یہ کہ اتفاقاً کبھی پیچھے آئے۔ اور پیچھے بیٹھ گئے۔ یہ اور بات ہے۔ مگر جس چیز کو رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ثواب کا موجب قرار دیا ہے۔ اُس سے عادتاً پیچھے رہنا بڑی بیچارگی

محرومی کی دلیل

ہے مومن کو جتنا ہوسکے۔ ثواب کے کاموں میں آگے بڑھنا چاہیئے۔ نہ کہ پیچھے ہٹنا چاہیئے۔ ایک دفعہ ایک صحابی جنازہ کے لئے گئے۔ تو کسی دوسرے صحابی نے بیان کیا رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا ہے۔ کہ جو شخص جنازہ پڑھتا۔ اور پھر واپس آجاتا ہے۔ اُسے ایک قیراط کے برابر ثواب ملتا ہے۔ مگر جو شخص جنازہ پڑھنے کے بعد دفنانے تک ساتھ رہتا ہے۔ اُسے دو قیراط ثواب ملتا ہے اور قیراط جانتے ہو کتنا ہوتا ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے

ایک قیراط احد پہاڑ کے برابر ہوگا

دُوسرے صحابی نے جب یہ بات سنی۔ تو بڑی حسرت اور افسوس سے کہا۔ تم نے یہ حدیث ہمیں پہلے کیوں نہ بتائی۔ معلوم نہیں۔ ہم آج تک کتنے احد پہاڑ جتنے ثواب حاصل کرنے سے محروم رہ گئے ہیں۔ تو جب بھی توفیق ملے۔ اور ممکن ہو۔ پہلی صفوں میں جگہ حاصل کرنی چاہیئے۔ میں نے سُنا ہے۔ ان میں سے بعض کا یہ خیال ہے۔ کہ ہم اس حصّہ مسجد میں بیٹھنا زیادہ پسند کرتے ہیں جس حصہ میں

حضرت مسیح موعُود علیہ الصلوٰۃ والسّلام نماز پڑھا کرتے تھے

مگر اس حصہ میں بھی پہلی صفیں ہیں۔ اور اُس حصہ میں بھی آخری صفیں ہیں۔ اس میں کوئی شُبہ نہیں۔ کہ ایک حد تک ایسی تقدیم جائز ہوسکتی ہے۔ گو اس حد تک اس تقدیم پر زور دینا کہ یہ خود ایک مرض بن جائے۔ درست نہیں۔ مگر بہرحال اس میں بھی پہلی صفیں ہیں۔ اور انسان کو چاہیئے۔ کہ اُن پہلی صفوں میں بیٹھے۔ جہاں خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نماز پڑھا کرتے تھے۔ ان پچھلی صفوں میں کیوں بیٹھے۔ جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نماز نہیں پڑھا کرتے تھے۔

غرض میں یہ بتا رہا تھا۔ کہ رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مساجد میں پوری مساوات قائم کی ہے۔ اور مسلمانوں نے بھی آج تک اس حکم پر نہایت سختی سے عمل کیا ہے گو اور کئی باتوں میں مسلمانوں نے اسلامی احکام کو نظر انداز کر دیا ہے۔ مگر اس حکم کی تعمیل میں انہوں نے آج تک کوئی فرق نہیں کیا۔ اور مسجد میں چھوٹے اور بڑے میں کبھی کوئی امتیاز نہیں کیا جاتا۔ گو بعض دفعہ ایسا ہوسکتا ہے۔ کہ کسی مشتبہ یا غیر معروف آدمی کو امام کے پیچھے کھڑا ہونے سے روک دیا جائے۔ غیر معروف ممکن ہے مخلص ہی ہو۔ مگر چونکہ اُسے لوگ نہیں جانتے اس لئے مشتبہ کے علاوہ غیر معروف شخص کو بھی بعض دفعہ امام کے پیچھے کھڑا ہونے سے روکا جاسکتا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں ایسا ہُوا کرتا تھا۔ اور اب بھی ہوسکتا ہے۔ مگر

یہ امتیاز نہیں بلکہ احتیاط ہے

اور ایسے شخص کو بھی پہلی صف میں کھڑا ہونے سے نہیں روکا جاسکتا۔ یہ تو ہوسکتا ہے۔ کہ اُسے کسی خاص مقام پر کسی مصلحت کی وجہ سے کھڑا نہ ہونے دیا جائے۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

گر پہلی صف سے اسے علیحدہ نہیں کیا جاسکتا۔ اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں یہ قاعدہ تھا۔ اور اب بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔ کہ مخلص اصحاب سے یہ امید کی جاتی ہے کہ وہ پہلے ہی امام کے پیچھے آکر بیٹھ جائینگے اور اس طرح بجائے اس کے کہ دوسرے کو اس کی جگہ سے اٹھایا جائے۔ خود بخود وہ اس جگہ نہیں بیٹھتا۔ اور اسے یہ کہنے کی ضرورت ہی پیش نہیں آتی۔ کہ آپ یہاں سے اٹھ جائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں بعض لوگ کئی کئی گھنٹے پہلے آکر مسجد میں بیٹھ رہتے تھے۔ اور اس طرح انہیں دوسروں کو اٹھانے کی ضرورت ہی پیش نہیں آتی تھی۔

یہ مساوات جو اسلام نے قائم کی ہے۔ ہم کو بتاتی ہے کہ

اسلام اور مسلمانوں کی عید

ہی بات یہ ہے۔ کہ سارے مسلمان اکٹھے ہوجائیں۔ اور ان میں مساوات قائم کردی جائے۔ اب ایک قسم کے امتیازات تو ہم کسی صورت میں مٹا نہیں سکتے۔ مثلاً کوئی لمبے قد کا ہوتا ہے۔ اور کوئی چھوٹے قد کا ہوتا ہے۔ کوئی تندرست ہوتا ہے اور کوئی بیمار ہوتا ہے۔ یہ امتیاز ہمارے اختیار کا نہیں۔ اور اسے ہم کسی صورت میں مٹا نہیں سکتے۔ لیکن

ایک اور مساوات

ہے جسے ہم کوشش کرکے رائج کرسکتے اور اس لحاظ سے تمام مسلمانوں میں مساوات قائم کرسکتے ہیں۔ اور وہ یہ کہ خدا تعالےٰ نے ہماری ہدایت کے لئے قرآن کریم نازل فرمایا ہے۔ پس مسلمانوں میں مساوات قائم کرنے کے معنی یہ ہیں کہ

ہر مسلمان کو قرآن کریم آتا ہو

اور وہ اس کا مفہوم اور مطلب اچھی طرح سمجھتا ہو۔ میرے نزدیک اگر کوئی شخص سچے دل سے اسلام کو قبول کرے۔ تو وہ قرآن کریم کے سمجھنے اور اس کے مفہوم کو جاننے سے محروم رہ ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ قرآن سب سے بڑی دولت ہے۔ اور کوئی سچا مسلمان یہ کس طرح پسند کرسکتا ہے۔ کہ اس کا گھر اس دولت سے خالی ہو۔

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ سنایا کرتے تھے۔ کہ ایک بڑھیا تھی جو بڑی نیک تھی۔ میں کبھی کبھی اس کے پاس جایا کرتا تھا ایک دفعہ میں نے اس سے پوچھا۔ کہ مائی تمہیں کسی چیز کی ضرورت ہو تو مجھے بتادو میں وہ چیز تمہیں مہیا کرنے کے لئے تیار ہوں۔ وہ کہنے لگی بیٹا مجھے بڑا آرام ہے کسی چیز کی ضرورت نہیں۔ فرماتے تھے میں نے پھر اصرار کیا اور کہا کہ آخر کچھ تو بتائیں۔ مگر وہ ہر بار یہی کہتی کہ مجھے بڑا آرام ہے۔ ہر طرح کا سکھ ہے اور کسی قسم کی تکلیف نہیں۔ پھر کہنے لگی۔ ہم صرف ماں بیٹا ہیں اللہ تعالےٰ ہمیں صبح و شام دو روٹیاں بھیج دیتا ہے۔ ایک روٹی میں کھالیتی ہوں۔ اور ایک روٹی میرا بیٹا کھالیتا ہے۔ پھر ہم اکٹھے ایک چارپائی پر ہی سوجاتے ہیں۔ کیونکہ ہمارے پاس صرف ایک رضائی ہے۔ جب میری ایک طرف ٹھنڈی ہوجاتی ہے۔ تو میں کہتی ہوں بیٹا کروٹ بدل لو۔ اور وہ کروٹ بدل لیتا ہے۔ جس سے وہ پہلو بھی گرم ہوجاتا ہے۔ پھر تھوڑی دیر کے بعد جب اس کا پہلو ٹھنڈا ہوجاتا ہے۔ تو وہ مجھ سے کہہ دیتا ہے۔ کہ ماں اپنی کروٹ بدل لے۔ اور میں کروٹ بدل لیتی ہوں۔ جس سے اسے آرام آجاتا ہے۔ بس ہمیں کسی چیز کی ضرورت نہیں آپ فرماتے تھے میں نے پھر اصرار کیا۔ اور کہا کہ نہیں کوئی ضرورت ہو تو بتادیں۔ آخر جب میں نے بہت ہی اصرار کیا تو وہ کہنے لگی جب آپ نے ضرور کچھ دینا ہے۔ تو میری صرف اتنی خواہش ہے۔ کہ میری نظر اب بڑھاپے کی وجہ سے کمزور ہوگئی ہے۔ اور ایسا قرآن مجھ سے اب اچھی طرح پڑھا نہیں جاتا کیونکہ اس کے حروف باریک ہیں۔ آپ نے مجھے کچھ دینا ہی ہے۔ تو کوئی

موٹے حرفوں والا قرآن کریم لاکر دیدیں

تاکہ میں اسے آسانی سے پڑھ سکوں تو سچی بات یہ ہے۔ کہ ایک مومن کے لئے سب سے بڑی نعمت قرآن کریم ہے۔ اور اسی کے ذریعہ ہم میں ظاہری رنگ میں مساوات قائم ہوسکتی ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ ہم میں اور ہمارے دوسرے بھائیوں میں یہ مساوات پائی جاتی ہے یا نہیں۔ ہمیں تو دکھائی دیتا ہے۔ کہ اس لحاظ سے ابھی ہم میں

بہت بڑا فرق

ہے۔ ہم پر خدا تعالےٰ کے افضال کھلے ہوئے ہوتے ہیں۔ اس کی کرشمہ سازیاں ظاہر ہوتی ہیں معجزات کی حقیقت کو ہم سمجھتے ہیں خدا تعالےٰ اپنے بندوں سے جس رنگ میں محبت کرتا ہے اسے ہم جانتے ہیں۔ اس کی صفات کا ہمیں علم ہوتا ہے۔ اس کی قدرتوں سے ہم واقف ہوتے ہیں۔ مگر ہمارے ہمسائے میں ہی ایک اور شخص بیٹھا ہوا ہوتا ہے۔ جسے ان باتوں میں سے کسی کا بھی علم نہیں ہوتا۔ حالانکہ اگر یہ چیز قائم ہوجائے۔ تو سب نقائص مٹ جائیں۔ لوگ کہتے ہیں فلاں کو فاقہ آتا ہے اور دوسرے پیٹ بھر کر کھانا کھاتے ہیں۔ بے شک یہ ایک نقص کی بات ہے۔ اور اسے دور کرنا چاہیئے۔ مگر یہ فاقہ آخر اسی لئے آتا ہے کہ ہم میں ابھی

قرآنی مساوات

قائم نہیں ہوئی۔ اگر یہ مساوات قائم ہوجائے تو ہر شخص کا براہ راست اللہ تعالےٰ سے تعلق ہوجائے۔ اور جو شخص خدا تعالےٰ کا بندہ بن جاتا ہے۔ اس کی روٹی میرے اور تمہارے ذمہ نہیں رہتی۔ بلکہ

خدا اس کی روٹی کا خود ذمہ وار

ہوجاتا ہے۔ اگر ساری دنیا کے لوگ ہی شبلیؒ اور جنیدؒ بن جائیں۔ تو ان کے لئے یہ سوال کہاں باقی رہے گا۔ کہ ہم ان کے گزارہ کے لئے وظائف مقرر کریں۔ ان کو تو خدا خود اپنے پاس سے رزق پہونچائیگا چاہے لوگوں کے دلوں میں تحریک کرکے رزق پہونچائے یا غیب سے ان کے لئے سامان پیدا کردے۔ بہرحال ان دونوں راستوں میں سے جس راستہ سے چاہے وہ انہیں رزق پہنچا سکتا ہے۔ وہ اپنے بندوں کو اسطرح بھی رزق دیتا ہے۔ کہ اس رزق میں کسی انسان کا دخل نہیں ہوتا۔ اور بعض دفعہ بندوں کے ذریعہ ہی انہیں رزق پہونچا دیتا ہے۔ مگر اس صورت میں بھی ہاتھ ان کا ہی اونچا رہتا ہے کیونکہ بعض چیزیں بعض کی نسبت سے اچھی سمجھی جاتی ہیں۔ اور اگر وہ نسبت قائم نہ رہے تو ان کی خوبی بھی زائل ہوجاتی ہے۔ چنانچہ کئی لوگ صرف اس لئے اچھے سمجھے جاتے ہیں کہ انہوں نے

کسی بزرگ کی خدمت

کی ہوئی ہوتی ہے۔ اب ایسے بزرگ سے جو کوئی تعلق رکھے گا۔ اور اس کی خدمت بجا لائیگا۔ وہ یہ نہیں سمجھے گا۔ کہ میں نے احسان کیا۔ بلکہ وہ یہ سمجھیگا۔ کہ مجھ پر احسان کیا گیا ہے۔ قصہ مشہور ہے کہ کوئی بادشاہ تھا۔ وہ کسی بزرگ کے گھر اس سے ملنے کے لئے گیا۔ اور اس کے ایک لڑکے سے پیار کرتے ہوئے کہنے لگا۔ بتاؤ لڑکے تمہارے باپ کا گھر اچھا ہے یا میرا۔ لڑکا بڑا ذہین تھا وہ کہنے لگا امیرالمومنین اس وقت تو میرے باپ کا گھر زیادہ اچھا ہے۔ کیونکہ امیرالمومنین اس میں موجود ہیں۔ تو دیکھو کوئی انسان ایسا بھی ہوتا ہے جس کے ساتھ تعلق ہونے سے

انسان کی عزت

بڑھتی ہے۔ اور اسکی شان میں اضافہ ہوتا ہے وہ اسلامی امیرالمومنین نہیں تھا مگر بہرحال بادشاہ ہونے کی وجہ سے اس لڑکے نے یہی کہا کہ اس وقت میرے باپ کا گھر زیادہ اچھا ہے۔ کیونکہ آپ اس میں موجود ہیں۔ تو دنیا میں بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ جن کو لوگ جب کچھ دیتے ہیں۔ تو ان پر احسان کرتے ہیں۔ مگر بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں۔ جن کو دینے کے باوجود

دینے والے پر احسان

ہوتا ہے۔ اس شخص پر کوئی احسان نہیں ہوتا جسے دیا گیا ہوتا ہے۔ وہ اپنی عزت اور اپنا شرف اسی بات میں سمجھتے ہیں۔ کہ یہ نسبت قائم رہے۔ کہ ہم نے فلاں کی خدمت کی۔ جیسے اس لڑکے نے کہا۔ کہ اس وقت میرے باپ کا گھر زیادہ اچھا ہے یعنی دیواریں تو بادشاہ کے مکان کی اچھی ہیں۔ مگر شرف چونکہ ایک خاص آدمی کی وجہ سے ہے۔ اور وہ اس وقت ہمارے گھر میں ہے۔ اس لئے ہمارا گھر زیادہ بہتر ہے اسی طرح مالدار کا شرف مال میں نہیں۔ بلکہ اس کا شرف اس بات میں ہے کہ اسے خدا تعالےٰ کے راستہ میں اپنا مال خرچ کرنے کی توفیق کس حد تک ملی ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کی راہ میں اسے اپنا مال خرچ کرنے کی توفیق حاصل ہوگئی ہے تو اس کا مال اس کے لئے شرف کا موجب ہے

180

اور اگر یہ توفیق اسے حاصل نہیں ہوئی۔ تو اس کا مال اس کے لئے شرف کا موجب نہیں سمجھا جاسکتا۔ غرض اگر ہم میں سے ہر ایک کو قرآن کریم آجائے۔ اور اس دولت سے ہماری جماعت کا ہر فرد متمتع ہو جائے تو ہم بہت حد تک اپنی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہو جائیں۔ پھر یہ بھی سمجھ لو کہ اگر سارے لوگ ہی قرآن کریم جاننے والے ہوں۔ تو الاّ ماشاء اللہ۔ بہت سے جرائم۔ ظلم۔ فسادات اور جھگڑے آپ ہی آپ کم ہو جائیں گے۔ کیونکہ جہاں نور ہو وہاں ظلمت نہیں رہ سکتی۔

ایک چھوٹا سا دیا

تم جلاتے ہو جس کی روشنی نہایت دھندلی سی ہوتی ہے۔ مگر پھر بھی اُس دئے کے جلتے ہی کمرے کی ظلمت فوراً دُور ہو جاتی ہے پھر کس طرح ہو سکتا ہے کہ قرآن کریم جو خدا کا دیا ہے۔ وہ کسی گھر میں روشن ہو اور وہاں ظلمت باقی رہ جائے۔ اگر قرآن ہمارے دلوں میں آجائے تو تمام ظلمتیں خود بخود کافور ہونا شروع ہو جائیں گی اور نیکی اور تقوےٰ کا بیج اس طرح بویا جائے گا۔ کہ آئندہ نسلیں بھی اسی رنگ میں رنگین ہو جائیں گی۔ پس

مساوات کا سبق

جو اس عید سے ملتا ہے۔ وہ ہم میں سے ہر شخص کو یاد رکھنا چاہیئے۔ اور ہر شخص کو کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ اس کے بیوی بچے رشتہ دار اور ہمسائے

سب قرآن کریم کا ترجمہ جاننے والے ہوں

اگر ایسا ہو جائے۔ تو ہم میں ایک ایسی دینی مساوات قائم ہو جائے گی۔ جو جماعت کی روحانی ترقی کے لئے خاص طور پر مفید ہوگی۔ اور جس کے نتیجہ میں خود بخود بدیوں کا استیصال اور نیکی کا قیام ہوتا چلا جائیگا کیونکہ قرآن کریم جاننے والا اپنی ذمہ داریوں کو بھی سمجھے گا۔ ظلموں سے بھی بچیگا۔ نیکیوں کے حاصل کرنے کی بھی کوشش کرے گا۔ اور اسلامی تعلیم کو بھی قائم کرنے کی جدوجہد کرے گا۔ اور درحقیقت

اسلامی تعلیم کا قیام ہی ہمارا اصل مقصد ہے

پس آج کے دن میں جماعت کے دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ کہ وہ کوئی ایسی سکیم سوچیں۔ جس سے

ہر احمدی قرآن کریم کا ترجمہ جاننے لگے

اگر ہم اس بات میں کامیاب ہو جائیں۔ تو میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ دنیا کی کوئی طاقت ہم کو مٹا نہیں سکتی۔ قرآن کریم ایک زرہ ہے۔ جس کو توڑنیکے لئے کوئی تلوار نہ آجتک بنی ہے۔ اور نہ قیامت تک بن سکتی ہے۔ اگر یہ زرہ ہماری جماعت کے ہر فرد کو میسر آجائے تو ہماری مثال بالکل ویسی ہی ہو جائے۔ جیسے ہندو دیوتاؤں کے متعلق کہانیوں میں بیان کیا جاتا ہے کہ تلواریں ایک ایک کرکے ٹوٹ جاتی تھیں۔ مگر ان کے جسموں پر ان تلواروں کا کوئی اثر نہیں ہوتا تھا۔ اگر ہم میں سے ہر شخص سچے معنوں میں قرآن کریم کا حامل ہو۔ اس کی تعلیم پر عمل کرتا ہو۔ اور اس کا نور اس کے دل و دماغ میں سرایت کرچکا ہو۔ تو دنیا خواہ اسے کتنی ہی تلواریں مارے۔ تلواریں ٹوٹ جائینگی۔ مگر وہ اس دل کو نہیں توڑ سکیں گی۔ جو خدا تعالےٰ کی محبت اور

قرآن کریم کے معارف کا جلوہ گاہ

ہوگا۔ کیونکہ وہ دل خدا کے نور کا گھر ہوگا۔ اور خدا یہ پسند نہیں کرسکتا۔ کہ وہ گھر برباد ہو جس گھر میں اس کا نور جلوہ گر ہو۔ کیا تم میں سے کوئی شخص یہ پسند کرسکتا ہے۔ کہ جس گھڑے میں اسنے دُودھ ڈالا ہُوا ہو اُسے توڑ دیا جائے۔ یا تم میں سے کوئی شخص یہ پسند کرسکتا ہے کہ جس مشک میں اس نے پانی ڈالا ہُوا ہو۔ اُسے چیر دیا جائے۔ یا تم میں سے کوئی شخص یہ پسند کرسکتا ہے کہ جس صندوق میں اسنے خلعتیں رکھی ہوئی ہوں۔ اسے ضائع ہونے دیا جائے۔ جب تم یہ پسند نہیں کرسکتے۔ تو کیا تم خدا تعالےٰ کو ایسا بیوقوف سمجھتے ہو۔ کہ تمہارے دل

خدا تعالیٰ کی نورانی خلعتوں کے صندوق

بن جائیں۔ تمہارے دل خدا تعالیٰ کے برکتوں والے علم کے دودھ کے گھڑے بن جائیں۔ تمہارے دل خدا تعالیٰ کی رحمتوں والے پانی کی مشکیں بن جائیں اور پھر وہ دنیا کو اس بات کی توفیق دیدے کہ وہ تمہارے اس صندوق کو توڑ دے تمہارے اس گھڑے کو پھوڑ دے۔ اور تمہاری اس مشک کو چیر دے۔ اگر تمہارے دلوں میں قرآن شریف آجائے۔ تو یقیناً یقیناً

دنیا کی کوئی طاقت تم پر غالب نہیں آسکتی

تم خدا کا خزانہ ہوگے۔ تمہارا مرنا خدا کے دین کا مرنا۔ تمہاری شکست خدا کے دین کی شکست۔ اور تمہاری بربادی خدا کے دین کی بربادی ہوگی پس ایسا کرو۔ کہ تم میں سے ہر شخص قرآن کریم کے ترجمہ اور اسکے مفہوم سے آگاہ ہو جائے۔ بیشک

رمضان میں قرآن شریف

سُنایا گیا ہے۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ رمضان میں کتنے لوگوں نے قرآن کریم کا درس سنا۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ اس درس میں صرف تیس چالیس عورتیں شامل ہوتی تھیں۔ حالانکہ قادیان میں تین چار ہزار عورتیں ہیں اسی طرح مرد بھی اپنی نسبت کے لحاظ سے کم شامل ہوتے تھے۔ پھر اس طرح کا سُنا ہُوا درس پڑھے ہوئے کے برابر نہیں ہوسکتا۔ میں مانتا ہوں کہ ساری عورتیں قرآن کریم پڑھ نہیں سکتیں اور ایسا نہیں ہوسکتا۔ کہ کوئی ایک عورت بھی ایسی نہ رہے جسے قرآن کریم نہ آتا ہو۔ مگر یہ تو ہوسکتا ہے۔ کہ عورتوں کو اتنا قرآن سُنایا جائے اتنا سُنایا جائے کہ وہ ان کے لئے پڑھنے کے برابر ہو جائے۔ اسی طرح اتنی عورتوں کو قرآن کریم پڑھا دیا جائے۔ کہ ان کیوجہ سے

ہر گھر قرآن کریم کا مدرسہ بنجائے

اور کوئی لڑکی قرآن کریم کے ترجمہ سے ناواقف نہ رہے۔ اسی طرح آج بیشک ہم ہر مرد کو قرآن کریم نہیں پڑھا سکتے۔ مگر یہ تو ہو سکتا ہے۔ کہ مردوں کو اتنا قرآن سُنایا جائے۔ اتنا سُنایا جائے کہ وہ ان کے لئے پڑھنے کے برابر ہو جائے اسی طرح اتنے مردوں کو قرآن کریم پڑھا دیا جائے۔ کہ ان کی وجہ سے ہر گھر قرآن کریم کا مدرسہ بن جائے۔ اور کوئی لڑکا ایسا نہ رہے جسے قرآن کریم کا ترجمہ نہ آتا ہو۔ پھر ہم یہ بھی کرسکتے ہیں۔ کہ ہر شخص کے دل میں قرآن کریم کی اتنی عظمت اور محبت پیدا کردیں۔ کہ وہ اپنی اولاد کو قرآن کریم کی تعلیم دینا اپنا فرض سمجھے۔ اور انہیں کہے۔ کہ تمہارے گھر اگر لٹتے ہیں تو انہیں لُٹنے دو۔ تمہاری تجارتیں اگر تباہ ہوتی ہیں۔ تو ان تجارتوں کو تباہ ہونے دو۔ مگر

اس خزانے کو اپنے ہاتھ سے کبھی جانے نہ دو

کہ اگر یہ خزانہ تمہارے پاس رہا۔ تو سب کچھ رہا۔ اور اگر یہ خزانہ نہ رہا تو تمہارے پاس کچھ بھی نہ رہا۔ میں سمجھتا ہوں۔

ہماری عید واقعی عید ہو جائے

اگر ہم میں سے ہر شخص آئندہ قرآن کریم کو پورے طور پر سمجھنے کی کوشش کرے۔ اور اس بات کا عہد کرلے۔ کہ وہ اپنی اولاد کے سینہ میں بھی اس کی صحیح تعلیم کو محفوظ کردیگا اور اگر وہ قرآن کریم سے عشق رکھتے ہوئے اس کی تعلیم کو اپنی نسلوں کے سینہ میں ہمیشہ کے لئے محفوظ کردیگا تو اسے یقین رکھنا چاہیئے۔ کہ وہ خود بھی ہر قسم کی

بلاؤں اور آفات سے محفوظ

رہے گا ٭

آنکھوں کا اثر عام صحت پر

آنکھوں کی بیماریاں صرف نظر سے تعلق نہیں رکھتیں۔ سردرد کے مریض سستی کے شکار اعصابی تکلیفوں کا نشانہ بننے والے اکثر اصل میں آنکھوں کے مریض ہوتے ہیں۔ آنکھوں کی کمزوری کیوجہ سے ان کے اعصاب کمزور ہو جاتے ہیں اور ہر قسم کی تکلیفیں شروع ہو جاتی ہیں۔ پس آج ہی ہر گز سرمہ اکسیر خاص جو ہندوستان بھر میں مشہور ہو چکا ہے۔ خرید لیں۔

قیمت فی تولہ دو روپیہ ۔ چھ ماشہ ایک روپیہ ۔ تین ماشہ بارہ آنے

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مندرجہ ذیل احباب نوٹ فرمالیں

(گزشتہ سے پیوستہ)

ذیل میں ان اصحاب کے اسمائے گرامی درج کئے جاتے ہیں جن کا چندہ ۲۰ نومبر ۱۹۴۲ء تک کسی تاریخ کو ختم ہو جاتا ہے۔ ان میں وہ اصحاب بھی شامل ہیں جو بالعموم بذریعہ محاسب چندہ ارسال فرمایا کرتے ہیں۔ ان کے نام اطلاع کی غرض سے شائع کئے جا رہے ہیں۔ تا وہ بہت جلد خود بخود رقم ارسال فرما دیں۔ تمام احباب کی خدمت میں مؤدبانہ گذارش ہے۔ کہ اپنا نام دیکھ کر فوراً چندہ ارسال فرمائیں۔ جو دوست ۳۰ اکتوبر ۱۹۴۲ء تک اپنا چندہ ارسال فرمائیں گے۔ ان کی خدمت میں وی۔ پی ارسال نہیں ہوں گے۔ لیکن جن اصحاب کی طرف سے اس تاریخ تک چندہ وصول نہ ہوگا۔ ان کی خدمت میں یکم نومبر ۱۹۴۲ء کو وی پی ارسال کر دیئے جائیں گے۔ امید ہے کہ احباب جلد سے جلد چندہ ادا فرمانے کی کوشش کریں گے۔

مینجر الفضل

15450 - محمد عبداللہ خانصاحب
15454 - شبیر علی صاحب
15461 - لائبریرین احمدیہ لائبریری
15499 - محمد سعید صاحب
15501 - انور احمد صاحب
15520 - محمد مستقیم صاحب
15534 - بابو عبدالرحیم صاحب
15540 - عطاء الرحمن صاحب
15541 - منشی نور الٰہی صاحب
15542 - چودھری شریف احمد صاحب
15567 - میاں محمد شریف صاحب
15568 - منشی محمد اسمٰعیل صاحب
15572 - چودھری فضل حسین صاحب
15580 - مولوی عبدالرحمن صاحب
15597 - چودھری مقصود علی صاحب
15611 - احمد حسین صاحب
15638 - سیکرٹری جماعت احمدیہ
15646 - محمد عبداللہ صاحب
15658 - جمعدار شیخ دین صاحب
15659 - محمد اقبال صاحب صدیقی
15661 - سردار کریم نواز صاحب
15683 - چودھری باغ دین صاحب
15696 - سید ولایت شاہ صاحب
15704 - انجمن احمدیہ چک ۱۲۰
15705 - عبدالقادر صاحب
15706 - چودھری محمد عبداللہ صاحب
15709 - عبدالحمید صاحب
15719 - خانصاحب ضیاء الحق صاحب
15722 - ڈاکٹر عبدالمجید صاحب
15736 - ملک عبدالمجید صاحب

15755 - شیخ ظفر حسن صاحب
15789 - مرزا عبداللطیف صاحب
15814 - راجہ محمد عثمان خانصاحب
15818 - ملک فضل الٰہی صاحب
15819 - عبدالمجید خانصاحب
15823 - ماسٹر رحمت اللہ صاحب
15825 - سید عابد حسین صاحب
15831 - ڈاکٹر بشارت احمد صاحب
15833 - جہاں آرہ بیگم صاحبہ
15835 - ایم عظیم خانصاحب
15837 - سیٹھ کریم بھائی صاحب
15844 - مرزا بشیر احمد صاحب
15851 - نصیر احمد صاحب
15856 - شیخ نور الٰہی صاحب
15857 - صلاح الدین صاحب
15866 - چودھری مقبول احمد صاحب
15868 - مستری مہر الدین صاحب
15871 - جماعت احمدیہ دلہوداس
15873 - چودھری جلال الدین صاحب
15878 - عبدالمجید خانصاحب
15880 - بابو محمد افضل خانصاحب
15881 - شیخ بشیر احمد صاحب
15910 - ماسٹر احمد خانصاحب
15911 - چودھری بشیر احمد صاحب
15913 - چودھری محمد عبداللہ صاحب
15919 - قریشی غلام محمد صاحب
15920 - عبداللطیف صاحب
15927 - نذیر احمد صاحب
15928 - فقیر محمد صاحب
15930 - شیخ ایم۔ یو انور صاحب

15936 - فتح محمد احمد صاحب
15951 - قاضی عبدالحق صاحب
15957 - چودھری عبداللہ خانصاحب
15969 - محمد ہاشم خانصاحب
15972 - ماسٹر امیر عالم صاحب
15973 - چودھری محمد عبداللہ صاحب
15978 - محمد عبداللہ صاحب
15979 - سید غلام ابراہیم صاحب
15981 - لفٹنٹ نور دین صاحب
15995 - چودھری محمد اکرام اللہ خانصاحب
15996 - ملک سعادت احمد صاحب
15999 - چودھری بشیر احمد صاحب
16012 - نور محمد صاحب
16013 - قاضی لال محمد صاحب
16026 - ایم جی حیدر صاحب
16031 - ایم۔ اے قیوم صاحب
16031 - میاں سکندر خانصاحب
16038 - والدہ داؤد صاحب
16040 - چودھری فیض احمد صاحب
16047 - ایم عطا محمد صاحب
16052 - ایم حیدر صاحب
16057 - احمد خانصاحب
16060 - شیخ اشتیاق احمد صاحب
16047 - بابو محمد الطاف صاحب
16052 - مسعود الرحمن صاحب
16084 - چودھری غلام حسین صاحب
16087 - مولوی غلام حیدر صاحب
16090 - محمد عالم صاحب
16093 - چودھری فضل الرحمن صاحب

16098 - حکیم نذیر حسین صاحب
16104 - انجمن احمدیہ ڈنگی
16108 - محمد عبداللہ صاحب
16116 - ڈاکٹر محمد یعقوب صاحب
16119 - مولوی ظفر اسلام صاحب
16120 - محمد حنیف صاحب
16136 - میر نور سلطان صاحب
16140 - ڈاکٹر محمد شفیع صاحب
16143 - محمد عبداللہ خیر الدین صاحب
16146 - منشی احمد دین صاحب
16148 - ایس۔ ٹی حسین صاحب
16150 - مرزا صالح علی صاحب
16154 - سید سعید حسین صاحب
16160 - بابو عبدالغنی صاحب
16161 - دہلی فوٹو ہاؤس
16162 - محمد صادق صاحب
16169 - بجانب ظہیر احمد صاحب
16175 - چوہدری یوسف خانصاحب
16176 - حاجی اے۔ کے احمد صاحب
16184 - لفٹنٹ حکیم احمد صاحب
16188 - مسعود احمد شاہ صاحب
16194 - ملک محمد ظہور صاحب
16206 - چودھری بدر الدین صاحب

16208 - عبدالرشید صاحب
16214 - اللہ دتہ صاحب
16217 - شیخ بشیر احمد صاحب
16220 - محمد اصغر علی صاحب
16221 - بابو عبدالغفور صاحب
16223 - ملک محمد مظفر الدین صاحب
16225 - محمد صادق صاحب
16230 - مرزا گلزار حسین صاحب
16241 - چودھری غلام دستگیر صاحب
16242 - شوکت علی صاحب
16245 - ملک محمد الدین صاحب
16251 - برکت علی صاحب
16256 - سیٹھ بشیر احمد صاحب
16262 - ایم۔ جی۔ ٹی
16266 - سید محمد شاہ صاحب
16269 - ظہور الٰہی صاحب
16273 - شیخ اسلام باری صاحب
16277 - شیخ الٰہی بخش صاحب
16278 - چودھری عبدالواحد صاحب
16281 - پنجاب شو فیکٹری
16282 - چودھری سیف علی صاحب
16283 - چودھری الہ دین صاحب
16290 - قاضی محمد حسین صاحب
16297 - بیگم صاحبہ محمد عبداللہ صاحب
16298 - مریم عثمان صاحبہ
16299 - چودھری محمد مختار صاحب
16300 - مولوی سید محی الدین صاحب

16301 - بابو محمد عبداللہ صاحب
16302 - چودھری حیات محمد صاحب
16303 - محمد ابراہیم صاحب
16312 - مولوی علی صاحب
16313 - عبدالحی صاحب
16327 - ایم۔ ایل مارکو
16329 - ولی محمد صاحب
16331 - مستری شہاب دین صاحب
16334 - بشیر احمد صاحب
16338 - حافظ عبدالرحمن صاحب
16351 - چودھری محمد حسین صاحب
16356 - خان بہادر ڈاکٹر محمد بشیر صاحب
16358 - خلیل الرحمن صاحب
16369 - احمد سعید خانصاحب
16374 - مولوی عبدالغفور صاحب
16379 - محمد عبدالغنی صاحب
16380 - ڈاکٹر غلام حیدر صاحب
16381 - عبدالقادر صاحب
16389 - میر مشتاق احمد صاحب
16390 - سید عبدالغفور صاحب
16391 - شیخ عبدالواحد صاحب
16392 - وحید الدین صاحب
16403 - چوہدری اسداللہ خانصاحب
16404 - شیخ بشیر احمد صاحب
16407 - محمد صادق صاحب

شباکن

ملیریا کی کامیاب دوا ہے۔ کونین خالص تو ملتی نہیں۔ اور ملتی ہے۔ تو چھ سات روپے اونس۔ پھر کونین کے استعمال بھوک بند ہو جاتی ہے۔ سر میں درد اور چکر پیدا ہو جاتے ہیں۔ گلا خراب ہو جاتا ہے۔ جگر کا نقصان ہوتا ہے۔ اگر ان امور کے بغیر آپ اپنا یا اپنے عزیزوں کا بخار اتارنا چاہیں تو شباکن استعمال کریں۔ قیمت یکصد قرص ایک روپیہ۔ پچاس قرص ۹؍

ملنے کا پتہ:۔

دواخانہ خدمت خلق قادیان

اکسیر ملیریا

یہ گولیاں ملیریا ایسے موذی مرض کو دور کر کے بدن میں طاقت پیدا کرتی ہیں۔ کھانے کے بعد دو تو وقت پانی سے یا دودھ سے ایک گولی اس وقت کھائیں جبکہ معدہ صاف ہو۔ اور بخار اترا ہوا ہو۔

قیمت بیس عدد گولیاں ایک روپیہ

طبیہ عجائب گھر قادیان

181

Digitized By Khilafat Library Rabwah

آپ کا خریداری نمبر دفتر کے لئے بہت اہمیت رکھتا ہے۔ لہذا خط وکتابت کے وقت اس کا حوالہ ضرور دیں۔ بصورت دیگر خطوط کی تعمیل میں تاخیر ہو جانا لازمی امر ہے

گنج (لاہور) میں مناظرہ

مؤرخہ ۲۴ و ۲۵ اکتوبر کو جماعت احمدیہ گنج اور اہل حدیثوں کے درمیان وفات حیات مسیح۔ ختم نبوت کی حقیقت۔ اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام پر مناظرہ ہوگا۔ پہلا مناظرہ ہفتہ کے دن ½ ۲ بجے دوپہر شروع ہوگا۔ اتوار کو ۱۰ بجے سے ۱ بجے تک۔ اور پھر ۲ بجے سے ۶ بجے تک باقی دو مسائل پر مناظرہ ہوگا۔ بذریعہ ریل تشریف لے جانے والے احباب مغلپورہ اسٹیشن پر اتریں۔ اپنا معمولی بسترہ ہمراہ لے جائیں کھانے کا انتظام جماعت کے ذمہ ہوگا۔ ناظر دعوت وتبلیغ قادیان

وصیت:۔ نوٹ۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

نمبر ۶۲۸۶: منکہ بشارت احمد نسیم ولد مولوی محمد عبد السمیع صاحب قوم شیخ پیشہ طالب علمی عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن امروہہ حال قادیان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۶ ۹/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں۔ مبلغ ۴۸ روپے تعلیمی اخراجات۔ اور مبلغ ۶۰/ روپے سالانہ جیب خرچ مجھے اپنی والدہ صاحبہ محترمہ کی جانب سے ملتے ہیں۔ کل ۱۰۸/ روپے ہوئے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر میری کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں اپنی زندگی میں اپنی جائیداد سے کچھ رقم ادا کردوں۔ تو وہ وصیت کردہ حصہ سے منہا سمجھی جائے گی۔

العبد:۔ بشارت احمد نسیم بقلم خود
گواہ شد۔ محمد عبد السمیع والد موصی
گواہ شد: لطیف احمد بقلم خود۔ جنرل سروس کمپنی قادیان

پنجاب میں ملیریا کا آغاز

ملیریا کی نہایت مجرب دوا ہم سے منگوا کر فائدہ اٹھائیے! تقسیم کر کے ثواب لیجئے۔ دیگر مردانہ پوشیدہ امراض ونسوانی امراض کے لئے بھی مشورہ کریں۔
ہانمن ریلیف سروج نیمچ سی۔آئی
NEEMUCH. C.T.

نارتھ ویسٹرن ریلوے
سپارڈینیٹ سروس کمیشن لاہور

نارتھ ویسٹرن ریلوے ہیڈ کوارٹرز آفس لاہور اور دیگر متعدد دفاتر میں ٹائپسٹوں کے طور پر تقرر کے لئے امیدواران کی طرف سے ۲/۱۱/۴۲ تک درخواستیں مطلوب ہیں۔ درخواستیں مجوزہ فارم پر آنی چاہئیں۔ جو نارتھ ویسٹرن ریلوے کے بڑے بڑے سٹیشنوں کے سٹیشن ماسٹروں سے ایک آنہ روپیہ میں حاصل کیا جا سکتا ہے

تنخواہ:۔ ۷۰-۲-۵۰-۲-½۲-۳۰ روپے نیز گرانی کا الاؤنس جو قواعد کے ماتحت دیا جا سکتا ہے کم سے کم اوصاف: کسی منظور شدہ یونیورسٹی کا سیکنڈ ڈویژن میٹرک پاس یا اس کے ممنزادف امتحان یا جونئر کیمبرج۔ الایچ سسٹم کے ذریعہ ٹائپ رائٹنگ کی رفتار ۴۵ الفاظ فی منٹ

عمر ۱/۱۲/۴۲ کو اٹھارہ سے پچیس سال تک اور گریجوایٹوں کی صورت میں تیس سال تک

سابق فوجی آدمی (جو بری رو فوج کے نہ ہوں) جن کے پاس پوشش اور انڈین آرمی سرٹیفکیٹ یا فرسٹ کلاس انگلش اور فرسٹ کلاس اردو (انڈین آرمی) سرٹیفکیٹ یا سیکنڈ کلاس برٹش آرمی سرٹیفکیٹ ہو۔ اور جن کی عمر چالیس سال سے زیادہ نہ ہو۔ وہ بھی درخواستیں دے سکتے ہیں۔

اقلیتوں کیلئے مخصوص اسامیاں:۔ مسلمان ۹ ۔ غیر مخصوص ۴

مزید تفصیلات کیلئے چیئرمین نارتھ ویسٹرن ریلوے سپارڈینیٹ سروس کمیشن ۴۴ لارنس روڈ لاہور کے نام ایک لفافہ بھیجئے۔ جس پر ٹکٹ چسپاں ہو اور اپنا پتہ درج ہو۔ لفافہ کے بائیں بالائی کونہ میں یہ الفاظ لکھنے چاہئیں۔ "ٹائپسٹوں کے لئے تفصیلات"

چیئرمین

تریاق کبیر

تریاق کبیر اسم بامسمٰی تریاق ہے کھانسی۔ نزلہ۔ دردسر۔ پیٹ درد ہیضہ۔ بچھو اور سانپ کے کاٹے کے لئے بس ذرا سا لگانے۔ اور ذرا سا کھانے سے فوری اثر دکھاتا ہے۔ ہر گھر میں اس دوا کا ہونا ضروری ہے

قیمت:۔ بڑی شیشی ۸/ درمیانی شیشی ۴/ ۔ چھوٹی شیشی ۸

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

ٹیوٹر کی ضرورت

مجھے اپنے تین بچوں کے لئے ایک تجربہ کار اور قابل Whole Time Tutor کی ضرورت ہے دو بچے ہم لیاقت ہیں۔ اور تین سال میں بسہولت میٹرک کا امتحان دے سکیں گے۔ ٹیوٹر کا تمام مضامین پڑھانے کے لائق ہونا ضروری ہے۔ عربی دان امیدوار کو ترجیح دی جائے گی۔ تفصیل اور شرائط کے لئے ذیل کے پتہ پر لکھیں۔ "محمد یوسف احمدی۔ چیف کیمسٹ۔ ڈاکخانہ سندھ سیمنٹ ورکس سندھ"

اٹھرا اسقاط کا مجرب علاج
حب اٹھرا

جو مستورات اسقاط کی مرض میں مبتلا ہوں۔ یا جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ ان کے لئے حب اٹھرا رجسٹرڈ نعمت غیر مترقبہ ہے۔ حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولوی نور الدین خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ شاہی طبیب دربار جموں وکشمیر نے آپ کا تجویز فرمودہ نسخہ تیار کیا ہے حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو اس کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔

قیمت فی تولہ ۱۲/ ۔ مکمل خوراک گیارہ تولے۔ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے۔

حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولانا نور الدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ دواخانہ معین الصحت قادیان

میک لائٹ اپنے گھروں میں استعمال کے لئے خریدیں۔ بجلی کے بل میں ۹۹ فیصدی بچت کرتا ہے

ہر جگہ بکتا ہے

میک ورکس قادیان

D.59

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۲۲ اکتوبر۔ کل برطانی اور امریکن ہوائی جہازوں نے ہالینڈ۔ مغربی جرمنی اور مقبوضہ فرانس میں دشمن کے فوجی ٹھکانوں پر سخت حملے کئے۔ کارخانوں کو خاص طور پر نشانہ بنایا گیا۔ جرمنی میں وہ ایسے علاقوں تک پہنچے ہیں۔ جہاں پہلے کبھی نہ گئے تھے۔ اور سب کے سب واپس آ گئے۔ امریکن اڑن قلعوں نے اٹلانٹک کے فرانسیسی کنارے پر دشمن کی ڈبکنیوں کے اڈے پر حملہ کیا۔ اس اڈے سے نکل کر یہ ڈبکنیاں اتحادی جہازوں پر حملے کرتی ہیں۔ ایک ہوائی اڈہ پر بھی حملہ کیا گیا۔ جہاں سے اڑ کر ہوائی جہاز ان ڈبکنیوں کی مدد کرتے ہیں۔ تین اڑن قلعے واپس نہیں آ سکے ٭

ماسکو ۲۲ اکتوبر۔ روس کے نیم شبی اعلان میں کہا گیا ہے کہ کل دن بھر سٹالن گراڈ میں لڑائی ہوتی رہی۔ اگرچہ جرمن ہوائی جہاز اور توپیں شدید گولہ باری کر رہی ہیں۔ پھر بھی روسیوں کو والگا کے اس پار سے برابر مدد آ رہی ہے۔ اور روسی شہر کے اہم علاقوں میں ابھی مضبوطی سے ڈٹے ہوئے ہیں۔ اور رات دن کے لگاتار حملے ان کے پاؤں نہیں اکھیڑ سکے۔ اب شہر پر جرمن حملوں کا زور بھی گھٹ گیا ہے۔ کارخانوں کے علاقہ میں شدید حملوں کے باوجود جرمن ابھی تک روسی صفوں میں نہیں گھس سکے۔ حالانکہ وہ گذشتہ سات روز سے لگاتار حملے کر رہے ہیں۔ کاکیشیا میں جرمن ایک طرف توٹواپسی کی طرف بڑھنا چاہتے ہیں۔ اور دوسری طرف گروزنی پر پہنچنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔ مگر روسیوں نے ہر جگہ ان کو روک رکھا ہے۔ موزڈاک میں بھی کل دن بھر لڑائی ہوتی رہی۔ پہاڑوں میں برف باری کیوجہ سے فوجی کارروائیوں میں رکاوٹ پیش آ رہی ہے اور جرمنوں نے بھی مان لیا ہے کہ انہیں خراب موسم کی وجہ سے مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ کاکیشیا میں ایک روسی دستہ ۲۳ روز تک دشمن کے گھیرے میں رہنے کے بعد کامیابی سے بچ نکلا۔ اور دشمن کو نقصان بھی سخت پہنچایا۔ سترہ سو جرمن مارے گئے اور بہت سا سامان تباہ ہو گیا ٭

واشنگٹن ۲۲ اکتوبر۔ جزائر سالومن میں بارہ جاپانی ہوائی جہاز گرا لئے گئے۔ گوڈال کنال میں انہوں نے امریکن چوکیوں پر حملے کئے۔ گوڈال کنال کے پاس دشمن کے تین تباہ کن جہازوں پر حملہ کیا گیا۔ ایک کو نقصان پہنچا۔ اور ایک اڑن کشتی تباہ کر دی گئی۔ امریکن ہوائی جہازوں نے شمال مغرب میں دشمن کے رسد کے ذخائر پر حملے کئے۔ امریکہ کے بھی دو تباہ کن جہاز غرق ہو گئے ہیں۔ مگر ان کے سب جہازی محفوظ ہیں۔ شمالی سالومن میں دشمن کے بہت سے جنگی جہاز چکر لگاتے ہوئے دیکھے گئے ہیں ٭

لنڈن ۲۲ اکتوبر۔ آج دارالعوام میں ایک برطانی وزیر نے بتایا کہ جاپانیوں کو آس پاس کے علاقہ سے ملایا میں اشیائے خورونوش لانے میں جہازوں کی کمی کی وجہ سے مشکلات پیش آ رہی ہیں ٭

لنڈن ۲۲ اکتوبر۔ آج فیلڈ مارشل سمٹس نے برطانی پارلیمنٹ کے دونوں ہاؤسوں کے سامنے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ لڑائی کا وہ دور ختم ہو چکا ہے۔ جس میں ہمیں دفاع کرنا پڑتا تھا۔ اب بڑھ بڑھ کر دشمن پر حملے کرنے کا وقت ہے۔ ہماری طاقت ہر لحظہ بڑھ رہی ہے اور دشمن کی کم ہو رہی ہے۔ روس کی شجاعانہ مزاحمت نے نہ صرف ہٹلر بلکہ ہر انسان کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا ہے۔ آج تک کسی جنگ میں بھی اتنا نقصان نہیں ہوا۔ جاپان کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ بیشک اسے شاندار کامیابیاں حاصل ہوئیں۔ مگر اب وہ وقت قریب ہے۔ جب ہر جگہ سے اسے مار مار کر نکال دیا جائے گا اور واپس جاپان میں دھکیل دیا جائے گا۔ گذشتہ جنگ کے بعد جو امن قائم ہوا تھا۔ اب ہم کوشش کر رہے ہیں کہ اس سے اچھا امن قائم ہو۔ اٹلانٹک چارٹر میں سب ممالک کی آزادی کا اصول مان لیا گیا ہے۔ نیز ایک دوسرے کو مدد دینے کا بھی۔ اب سوشلزم۔ کمیونزم یا کسی اور ازم کا سوال نہیں بلکہ سب کے ساتھ انصاف کا سوال ہے۔ فیلڈ مارشل کی تقریر کے بعد مسٹر چرچل نے کہا۔ کہ آپ کا تجربہ بے حد قیمتی ہے۔ انہوں نے جو باتیں پیش کی ہیں۔ وہ ان کے عزم و استقلال۔ غیر معمولی بہادری اور تدبر کا ثبوت ہیں ٭

چنگ کنگ ۲۲ اکتوبر۔ دس جاپانی طیاروں نے صوبہ یونن کے ایک شہر پر حملہ کر کے بم برسائے اور گلیوں میں مشین گنوں سے گولیاں چلائیں ٭

کوئٹہ ۲۲ اکتوبر۔ راولپنڈی کے معائنہ کے بعد حضور وائسرائے یہاں پہنچ گئے ہیں ٭

کراچی ۲۲ اکتوبر۔ آج ہندو پارٹی اور مسلم لیگ پارٹی کا جلسہ ہوا۔ ہندو پارٹی کے نمائندہ نے سر ہدایت اللہ کے ساتھ اپنی بات چیت ممبروں کو سنائی۔ ہندو پارٹی نے جو شرائط پیش کی ہیں۔ مسلم لیگ پارٹی نے ان پر غور کیا۔ اور قرار دیا کہ سر غلام حسین ہدایت اللہ سے کہا جائے۔ کہ وہ ہندو پارٹی کو بغیر کسی شرط کے وزارت میں شامل کرنے کی پھر کوشش کریں ٭

احمد آباد ۲۲ اکتوبر۔ کل میونسپل سکول جمال پور کو آگ لگادی گئی ٭

لاہور ۲۱ اکتوبر۔ پنجاب اسمبلی کا اجلاس ۲۹ اکتوبر کو منعقد ہوگا جس میں ایک اہم قرارداد زیر بحث آئیگی۔ اس قرارداد میں حکومت پنجاب سے سفارش کی گئی ہے کہ وہ حکومت ہند سے مطالبہ کرے۔ کہ مرکزی خزانہ میں سے ڈیڑھ ارب روپیہ حکومت پنجاب کی تحویل میں کر دیا جائے۔ اس رقم کو ان پنجابی فوجی سپاہیوں کے بہبود پر خرچ کیا جائیگا جو جنگ میں ناکارہ ہو چکے ہوں ٭

لنڈن ۲۱ اکتوبر۔ دارالعوام میں مسٹر ایڈن نے اعلان کیا کہ روسی حکومت برطانیہ سے یہ مطالبہ نہیں کیا کہ ہر ہیس کے خلاف فوری طور پر مقدمہ چلایا جائے۔ ہر ہیس سے عام جنگی قیدیوں کا سا سلوک کیا جا رہا ہے۔ سیاسی نمایندوں کا سا نہیں ٭

لنڈن ۲۱ اکتوبر۔ دارالعوام میں وزیر فضائیہ نے ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ سو موا تک مالٹا پر محوری طیارے ایک ہزار چھ سو حملے کر چکے ہیں۔ ان حملوں کیوجہ سے مالٹا میں چھ ہزار سات عمارتیں تباہ ہو گئیں۔ دشمن کے ۱۰۶۹ بمبار۔ شکاری اور لڑاکے طیارے گرا لئے گئے ٭

کراچی ۲۱ اکتوبر۔ خان بہادر کھوڑو نے ایک بیان میں کہا کہ میں ذاتی طور پر مسٹر جناح سے ملاقات کرنے کے لئے دہلی جاؤنگا اور مجھے امید ہے کہ جب میں نے تمام معاملات کو پوری شرح و بسط کے ساتھ اُن کے سامنے پیش کیا۔ تو وہ ہماری پوزیشن کو منظور کر لیں گے ٭

لنڈن ۲۱ اکتوبر۔ جاپان کی کٹھ پتلی مانچوکیو گورنمنٹ نے آج اعلان کیا ہے کہ کوئی شخص مانچوکیو اور روس کی سرحد کے ساتھ ساتھ فوجی رقبہ میں خاص اجازت حاصل کئے بغیر نہ تو داخل ہو سکتا ہے نہ ہی باہر آ سکتا ہے۔ اس حکم کی خلاف ورزی کرنیوالوں کو قید یا موت کی سزا دیجائیگی یا پانچ ہزار یوآن جرمانہ کیا جائے گا۔ اس حکم کا مقصد مانچوکیو کے نیشنل ڈیفنس کو مکمل کرنا بتایا گیا ہے ٭

نئی دہلی ۲۱ اکتوبر۔ فیڈرل کورٹ نے آج اپنے فیصلہ کے خلاف پریوی کونسل میں اپیل کی چار درخواستیں نامنظور کر دیں۔ ان میں سے دو درخواستیں پنجاب کے قانون بینامی اور قانون برائے واگذاری اراضیات مرہونہ کے متعلق تھیں تیسری درخواست بہار کے زرعی انکم ٹیکس کے متعلق اور چوتھی مدراس کے سیلز ٹیکس ایکٹ کے متعلق ٭

واشنگٹن ۲۱ اکتوبر۔ یوروپین ذرائع سے یہاں جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ یکم جون ۱۹۴۲ء کو جرمنی کے پاس چھ لاکھ ۸۳ ہزار روسی قیدی تھے لیکن جرمنوں نے جو دعوے کئے ہیں۔ اگر ان کو سامنے رکھا جائے تو اس صورت میں روسی قیدیوں کی تعداد تیس اور پچاس لاکھ کے درمیان ہونی چاہیئے ٭

نئی دہلی ۲۱ اکتوبر۔ مسٹر جسٹس بھڈے آف لاہور ہائیکورٹ اور سر جے لال ریٹائرڈ جج پٹیالہ ہائیکورٹ میں جج مقرر کئے جائیں گے۔ اس سلسلے میں سرکاری اعلان ہونے والا ہے ٭

نئی دہلی ۲۱ اکتوبر۔ مسٹر سی راجگوپال اچاریہ نے اخبار نویسوں کے سامنے وہ سکیم بیان کی جو آپ نے عارضی قومی حکومت کے متعلق تیار کر رکھی ہے۔ اپنی سکیم کی تفاصیل بیان کرتے ہوئے راجہ جی نے کہا جنگ کے زمانہ میں جس نوعیت کی حکومت انگلستان میں مرتب کر لی جاتی ہے۔ اسی نوعیت کی حکومت یہاں ہندوستان میں وائسرائے کی وساطت سے فی الفور مرتب کر لی جائے۔ میرا مطلب یہ ہے کہ وائسرائے انتہائی ہر دلعزیز اور ذمہ دار شخصیتوں کو منتخب کر کے ان سے کہیں کہ وہ گورنمنٹ بنالیں۔ یہ حقیقت ہے کہ اسوقت یہاں کوئی مناسب مجلس قانون ساز موجود نہیں ہے۔ لیکن یہ حقیقت بھی آشکارا ہے کہ اگر وائسرائے چاہیں تو انتخابات کے ذریعہ مجلس قانون ساز کو معرض وجود میں لا سکتے ہیں۔ اور اگر وہ چاہیں تو گورنمنٹ کی تشکیل کیلئے ایسے آدمی چن سکتے ہیں۔ جو جدید اور مناسب مجلس آئین ساز سے عہدہ برآ ہو سکیں مسٹر جناح پانچ کانگرسیوں اور تین دیگر اقوام کے نمائندوں سے مل کر عارضی قومی حکومت قائم کر سکتے ہیں ٭

ماسکو ۲۲ اکتوبر۔ دوپہر کے اعلان میں کہا گیا ہے کہ سٹالن گراڈ کی حالت میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ والگا کے رستہ روسیوں کو پہنچنے والی کمک پر سینکڑوں جرمن طیارے حملہ کر رہے ہیں سٹالن گراڈ کے علاقہ میں بارش اور سرد ہوا چلنی شروع ہو گئی ہے۔ ٹواپسی کی طرف بھی جرمن پیشقدمی روکدی گئی ہے ٭

لنڈن ۲۲ اکتوبر۔ نیوگنی میں اوون سٹینلے کے محاذ پر جاپانیوں کو انکے مورچوں سے پیچھے ہٹا دیا گیا ہے۔ اتحادی طیاروں نے ڈچ تیمور اور نیو برٹین میں جاپانی جہازوں پر حملے کئے اور کافی نقصان پہنچایا ٭

قاہرہ ۲۲ اکتوبر۔ اتحادی طیاروں نے دور دور تک سرگرمیاں دکھائیں۔ طبروق۔ الدابہ کو خاص طور پر نشانہ بنایا گیا ٭

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی